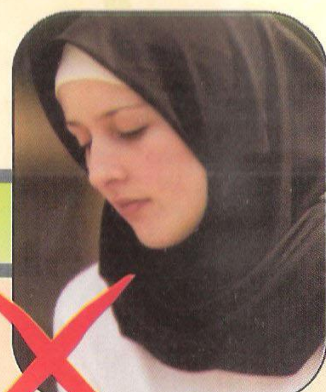
چہرے کا پردہ

مستحب یا واجب؟



محمد اقبال کیلانی



مکتبۃ الفہیم
مئوناتھ بھنجن یوپی

اعتدال پسندی کی تحریک سے زور پکڑا ہے۔ اہل علم کے نزدیک حجاب کے حکم پر عمل کرنا واجب ہے، مستحب نہیں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ غیر محرم مردوں کے سامنے بلا حجاب آنے والی عورت گنہگار ہوگی اور قیامت کے روز سزا کی مستحق ٹھہرے گی۔

مؤلف نے قرآن وحدیث کی روشنی میں اہل علم کے اس موقف کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ قرآن وحدیث کے دلائل کے علاوہ مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والے علماء کرام کے فتاویٰ بھی دیئے گئے ہیں جس سے وجوب حجاب کا موقف مزید قوی ہوجاتا ہے۔

آخر میں مؤلف نے حجاب کو مستحب قرار دینے والے واجب الاحترام علماء کرام کے دلائل کا بھی جائزہ لیا ہے جنہیں پڑھ کر قارئین کرام آسانی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حجاب کو مستحب قرار دینے کا موقف کس قدر کمزور اور ضعیف ہے۔

مسلمان خواتین کی عصمت وعفت کے تحفظ کے لئے حجاب ایک قلعہ کی حیثیت رکھتا ہے، لہٰذا اس دور پرفتن میں اہل ایمان کو سختی سے اس قلعہ کی حفاظت کرنی چاہئے اور اپنے گردوپیش روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے گمراہ کن پروپیگنڈے سے متاثر ہونے والے مسلمانوں کو بھی اس کا احساس دلانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کو حق سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

﴿ اَللّٰهُ يَجْتَبِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِىْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴾

ابو میمون حافظ عابد الٰہی
مدیر، مکتبة بیت السلام
الریاض، سعودی عرب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَ اللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ﴾

"اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! جب تمہیں کھانے کے لئے بلایا جائے تو نبی کے گھر میں بلا اجازت نہ چلے آؤ نہ ہی ایسے وقت آؤ کہ کھانا پکنے کا انتظار کرنا پڑے۔ جب تمہیں بلایا جائے تو آجاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جاؤ اور باتوں میں نہ لگ جاؤ تمہارا یہ طریقہ نبی کو تکلیف دیتا ہے، لیکن وہ تمہیں (روکتے ہوئے) شرماتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا اور جب تم (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نبی کی بیویوں سے کوئی چیز مانگنا چاہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو تمہارے اور ان

(یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے یہی طریقہ بہتر ہے۔" (سورہ الاحزاب، آیت 53)

آیت کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ پر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو دعوت دی، کھانے سے فراغت کے بعد کچھ لوگ باتیں کرنے لگے۔ رسول اکرم ﷺ اٹھنے کے لئے تیار ہوئے، لیکن لوگ پھر بھی بیٹھے رہے آپ ﷺ اٹھ کر اندر تشریف لے گئے، کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو تین آدمی اس وقت بھی گفتگو میں مشغول تھے۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ پھر واپس پلٹ گئے۔ کچھ دیر بعد آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ لوگ اٹھ کر چلے گئے ہیں تب آپ واپس تشریف لائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ واپس تشریف لانے کے بعد آپ ﷺ کا ایک پاؤں دروازے کی چوکھٹ کے اندر تھا اور دوسرا باہر تھا کہ آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ لٹکا دیا کیونکہ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرمایا تھا۔ (بخاری)

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تیسیر القرآن کے مفسر مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں "یہی وہ آیت ہے جسے آیت حجاب کہا جاتا ہے حجاب کے معنی کسی کپڑے یا دوسری چیز سے دو چیزوں کے درمیان ایسی روک بنا دینا ہے جس سے دونوں چیزیں ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں اس آیت کی رو سے تمام ازواج النبی کے گھروں کے باہر پردہ لٹکا دیا گیا پھر دوسرے مسلمانوں نے بھی اپنے گھروں کے سامنے پردے لٹکا دیئے اور یہ دستور اسلامی طرز معاشرت کا حصہ بن گیا۔" (تیسیر القرآن جلد سوم صفحہ 606)

معارف القرآن کے مفسر مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں یہ وضاحت

بھی کی ہے کہ آیت میں سبب نزول کے واقعہ کی بناء پر خاص ازواج مطہرات کا ذکر ہے مگر حکم ساری امت کیلئے عام ہے۔ (معارف القرآن جلد نمبر 7 صفحہ 200)

سورہ احزاب کی دوسری آیت میں ارشاد مبارک ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَـٰبِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ ﴾

"اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہو کہ اپنی چادروں کے پلو اپنے اوپر لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں اللہ غفور و رحیم ہے۔" (سورۃ الاحزاب، آیت 59)

آیت کریمہ کی تفسیر میں چند مشہور مفسرین کی تفسیر درج ذیل ہے:

① حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "اس آیت میں مومن عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ جب کسی ضرورت کیلئے گھر سے نکلیں تو سر کے اوپر اپنی چادر کو لٹکا کر اپنے چہرے ڈھانپ لیا کریں اور صرف ایک آنکھ (راستہ دیکھنے کیلئے) کھلی رکھیں۔" (ابن کثیر اردو جلد چہارم صفحہ 36)

② (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد) حضرت عبیدہ سلمانی رضی اللہ عنہ سے اس آیت کا مفہوم دریافت کیا گیا تو انہوں نے چادر سے اپنا چہرہ اور سر ڈھانپ لیا صرف بائیں آنکھ کھلی رکھی (ابن کثیر جلد چہارم صفحہ 36)

③ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں "اس آیت میں شریف عورتوں کو حکم ہے کہ وہ لونڈیوں کی طرح کھلے چہرے اور کھلے بالوں کے ساتھ گھر سے نہ نکلیں۔"

(ابن جریر)

④ امام رازی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"زمانہ جاہلیت میں شریف عورتیں اور لونڈیاں سب منہ کھول کر پھرتی تھیں، بدکار لوگ ان کا تعاقب کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے شریف عورتوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے اوپر چادریں ڈال لیں اور یہ جو فرمایا "کہ یہ مناسب طریقہ ہے کہ وہ پہچان لی جائیں۔" اس کے دو مطلب ہیں۔ ایک یہ کہ ان کے لباس سے پہچان لیا جائے گا کہ وہ شریف عورتیں ہیں اس لئے ان کا پیچھا نہ کیا جائے گا۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ بدکار نہیں کیونکہ جو عورت اپنا چہرہ چھپائے گی اس سے کوئی یہ امید نہ رکھے کہ وہ اپنی شرمگاہ کھولنے پر آمادہ ہوگی۔" (تفسیر کبیر بحوالہ اسلامی خطبات از مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ)

⑤ علامہ نظام الدین نیساپوری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"شروع اسلام میں عورتیں زمانہ جاہلیت کی طرح صرف قمیص اور دوپٹہ اوڑھ کر باہر نکلا کرتی تھیں۔ شریف عورتوں اور لونڈیوں میں کوئی فرق نہ تھا پھر یہ حکم دیا گیا کہ شریف عورتیں چادریں اوڑھ کر سر اور چہروں کو چھپا کر باہر نکلیں تا کہ پہچانی جا سکیں کہ وہ شریف زادیاں ہیں، بدکار نہیں، کیونکہ جو چہرے کو چھپائے گی وہ کبھی اپنی شرمگاہ کھولنے پر تیار نہیں ہوگی وہ ضرور اپنی عصمت کی حفاظت کرے گی، لہٰذا انہیں کوئی نہیں ستائے گا۔" (غرائب القرآن بحوالہ اسلامی خطبات از مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ)

⑥ علامہ ابوبکر جصاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں "یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جوان عورت کو اپنا چہرہ چھپانے کا حکم ہے۔" (تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ 130)

⑦ علامہ زمخشری رحمہ اللہ فرماتے ہیں "اس آیت میں حکم ہے کہ عورتیں اپنی چادروں کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں اور اس سے اپنے چہرے اور اطراف کو اچھی طرح ڈھانپ لیا کریں۔" (تفہیم القرآن جلد چہارم صفحہ 130)

⑧ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں عورتوں کو حکم ہے کہ وہ اپنے سروں اور چہروں کو چھپائیں۔ (مسلمان عورتوں کے فقہی مسائل از عبدالغفار مدنی صفحہ 147)

⑨ علامہ ابوحیان رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ "عورت اپنے تمام جسم کو چھپائے گی اور عَلَيْهِنَّ سے مراد عَلٰى وُجُوْهِهِنَّ ہے یعنی اپنے چہرے کو بھی چھپائیں گی۔" (مسلمان عورتوں کے فقہی مسائل از شیخ عبدالغفار مدنی صفحہ 147)

⑩ امام ابوبکر رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں "اس آیت میں واضح دلیل ہے کہ عورت اپنے چہرے کو چھپائے رکھے تا کہ غلط قسم کے لوگ طمع نہ کر سکیں۔" (روائع البیان للصابونی 2/382 بحوالہ مسلمان عورتوں کے فقہی مسائل از عبدالغفار مدنی صفحہ 147)

⑪ آیت سے مراد یہ ہے کہ عورتیں چادروں سے اپنا چہرہ اور سینہ ڈھانپ لیں۔ (تیسیر الکریم الرحمٰن فی تفسیر کلام المنان از عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی رحمہ اللہ صفحہ 672)

⑫ اس آیت میں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ مسلمان خواتین گھروں سے باہر نکلیں تو چادر کا کچھ حصہ اپنے اوپر لٹکا لیا کریں تا کہ چہرہ بھی فی الجملہ ڈھک جائے۔ (تدبر قرآن از مولانا امین احسن اصلاحیؒ جلد پنجم صفحہ 269)

⑬ "کوئی معقول آدمی اس آیت کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں لے سکتا کہ اس سے مقصود گھونگھٹ ڈالنا ہے تا کہ جسم اور لباس کی زینت چھپنے کے ساتھ ساتھ چہرہ بھی چھپ جائے۔" (تفہیم القرآن از سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ جلد چہارم صفحہ 131)

(14) ''اس آیت میں بصراحت چہرے کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔'' (معارف القرآن از مفتی محمد شفیعؒ جلد ہفتم صفحہ 234)

(15) ''آیت کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں چادروں کے گھونگھٹ اوپر سے ڈال لیا کریں یعنی سارا چہرہ چھپا لیا کریں صرف ایک آنکھ کھلی رہنے دیں۔'' (ابن جریر بحوالہ اشرف الحواشی از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ الفلاح رحمہ اللہ صفحہ 510)

(16) ''ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں بدن ڈھانپنے کے ساتھ چادر کا کچھ حصہ سر سے نیچے چہرہ پر بھی لٹکا لیویں۔'' (تفسیر از حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ صفحہ 568)

(17) ''اپنے اوپر چادر لٹکانے سے مراد اپنے چہرے پر اس طرح گھونگھٹ نکالنا ہے جس سے چہرے کا بیشتر حصہ بھی چھپ جائے اور نظریں جھکا کر چلنے سے راستہ بھی نظر آئے۔'' (احسن البیان از حافظ صلاح الدین یوسف صفحہ 588)

(18) ''چادر لٹکانے کا معنی سر سے نیچے لٹکانا ہے جس میں چہرہ کا پردہ خود بخود آ جاتا ہے۔'' (تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ جلد سوم صفحہ 611)

مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں تمام مفسرین نے پردہ کے لئے ''حکم'' کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ سوال یہ ہے کیا ''حکم'' کا لفظ مستحب کے لئے استعمال ہوتا ہے یا واجب کے لئے؟ جب یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھنی مستحب ہے جو چاہے پڑھے جو چاہے نہ پڑھے؟

اہل ایمان کے لئے تو ''حکم'' کا لفظ ہی پردے کو واجب قرار دینے کے لئے کافی ہے۔

احادیث مبارکہ میں پردے کا حکم:

پردے کے بارے میں رسول کریم ﷺ کی چند احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں جن سے نہ صرف چہرے کا پردہ ثابت ہوتا ہے بلکہ بعض احادیث سے پردہ نہ کرنے والی خاتون کا گنہگار ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔

(1) آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''احرام والی عورت نقاب اور دستانے استعمال نہ کرے۔'' (ترمذی، ابواب الحج، باب ما جاء فیما لا یجوز للمحرم لبسہ)۔

حالت احرام میں چہرہ پر نقاب نہ ڈالنے کا حکم اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ غیر احرام حالت میں عورت کو چہرہ پر نقاب ڈالنے کا حکم ہے۔

(2) ارشاد نبوی ﷺ ہے ''جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ اگر ممکن ہو تو اس چیز کو ایک نظر دیکھ لے جو اسے راغب کرنے والی ہے۔'' (ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی الرجل ینظر الی المراۃ وھو یرید تزویجھا)

ظاہر ہے کہ مرد کو شادی کیلئے راغب کرنے والی چیز عورت کا چہرہ ہی ہے۔ آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ اگر ممکن ہو تو اس کا چہرہ دیکھ لو یہ واضح کر رہا ہے کہ عورت کا چہرہ دیکھنا (پردہ کی وجہ سے) ہے تو ناممکن لیکن اگر کسی تدبیر سے یہ ممکن ہو تو دیکھ لینا چاہئے تا کہ بعد میں کوئی قباحت پیدا نہ ہو۔

(3) آپ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص تکبر سے اپنی چادر لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے۔'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! پھر عورتیں اپنی چادریں کس حد تک لٹکائیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''عورتیں مردوں سے بالشت بھر زیادہ لٹکا لیا کریں۔'' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''اس طرح تو ان کے پاؤں کی پشت ننگی ہو جائے گی۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''تو پھر ایک ہاتھ کے برابر لٹکا لیا کریں اس سے

زیادہ نہیں۔'' (ترمذی، ابواب اللباس، باب ماجاء فی جر ذیول النساء)

رسول اکرم ﷺ کے اس ارشاد مبارک کی روشنی میں اہل علم نے عورت کے پاؤں کی پشت کو ستر میں شامل کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو فتاویٰ اہلحدیث از حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ جلد دوم صفحہ 492 نیز شرح بلوغ المرام از مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوریؒ مطبوعہ دارالسلام الریاض جلد اول صفحہ 157)

غور فرمایئے! جس شریعت نے عورت کو پاؤں کی پشت ننگا کرنے کی اجازت نہیں دی وہ چہرہ ننگا کرنے کی اجازت کیسے دے سکتی ہے؟ پاؤں کی پشت کی نسبت چہرہ کا فتنہ تو کہیں بڑا فتنہ ہے۔

④ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''غیر محرم (مرد کا عورت کو یا عورت کا مرد) کو دیکھنا آنکھ کا زنا ہے۔'' (بخاری، کتاب الاستیذان، باب زنا الجوارح دون الفرج)

جس شریعت نے غیر محرم عورت کا چہرہ دیکھنے کو آنکھ کا زنا قرار دیا ہے کیا وہی شریعت چہرہ کو ننگا رکھنے کی اجازت دے کر اس زنا کو عام کرنے کی اجازت دے سکتی ہے؟ بلاشبہ غیر محرم عورت کو دیکھنے والا مرد بھی گنہگار ہے لیکن وہ عورت جو ننگے چہرے کے ساتھ گھر سے باہر نکل کر غیر محرم مردوں کو دعوت گناہ دے گی کیا وہ گنہگار نہیں ہوگی؟

⑤ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''عورت کا سارا جسم ستر ہے۔'' (ترمذی، ابواب الرضاع، باب استشراف الشیطان المراۃ اذا خرجت)

ظاہر ہے سارے جسم میں چہرہ بھی شامل ہے، لہٰذا جس طرح چہرے کے علاوہ باقی ستر کو ظاہر کرنے والی عورت گنہگار ہوگی اسی طرح اپنے چہرہ کو ظاہر کرنے والی عورت بھی گنہگار ہوگی۔

⑥ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''میرے بعد مردوں کیلئے تمام فتنوں سے بڑھ کر فتنہ عورتوں کا ہے۔'' (بخاری، کتاب النکاح، باب ما یتقی من شؤم المراۃ)

غور فرمایئے! عورت کھلے چہرے کے ساتھ فتنہ ہے یا ڈھکے چہرے کے ساتھ؟ یقیناً کھلے چہرے کے ساتھ۔ تو پھر کھلے چہرے کے ساتھ گھر سے باہر نکل کر مردوں کیلئے فتنہ بننے والی عورت گنہگار کیوں نہ ہوگی؟

⑦ ارشاد نبوی ﷺ ہے ''جب عورت گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے نمایاں (یعنی خوبصورت) کر کے (مردوں کو) دکھاتا ہے۔'' (ترمذی، ابواب الرضاع، باب استشراف الشیطان المراۃ اذا خرجت)

جس کا مطلب یہ ہے کہ چہرہ کا پردہ نہ کرنے والی خاتون کو شیطان اپنا آلہ کار بناتا ہے اور وہ عورت مردوں کیلئے دعوت گناہ کا باعث بنتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا غیر محرم مردوں کیلئے دعوت گناہ کا باعث بننے والی عورت گنہگار نہ ہوگی؟ یقیناً ہوگی۔

مذکورہ بالا احادیث سے نہ صرف چہرے کا پردہ ثابت ہوتا ہے بلکہ یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ چہرہ کا پردہ نہ کرنے والی خاتون گنہگار ہے۔

صحابیات کا طرز عمل:

حجاب کے مذکورہ بالا احکام کی وجہ سے عہد نبوی میں تمام صحابیات چہرے کے پردے کا سختی سے اہتمام کرتی تھیں چند واقعات پیش خدمت ہیں:

① حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہم (یعنی صحابیات) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام میں تھیں جب سوار ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم اپنی چادریں اپنے سروں سے چہروں پر لٹکا لیتیں جب سوار گزر جاتے تو چہرے ننگے کر لیتیں۔

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

② حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”ہم (یعنی صحابیات) حالت احرام میں (اجنبی) مردوں سے اپنے چہرے ڈھانپ لیتی تھیں۔“ (مستدرک حاکم)

یہ تو معلوم ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا ازواج مطہرات میں سے نہیں ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ پردہ کا حکم ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے خاص نہیں بلکہ تمام مسلمان عورتوں کیلئے عام ہے۔ اس لئے تمام صحابیات رضی اللہ عنہن اس کی پابندی کرتی تھیں۔

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا واقعہ افک بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں ”جب حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ کہا تو میری آنکھ کھل گئی اور میں نے فوراً اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔“ (بخاری)

حالانکہ صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ چکے تھے اس کے باوجود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم کے مطابق اپنا چہرہ چھپانا ضروری سمجھا اور چادر سے اسے ڈھانپ لیا۔

④ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی شادی کے موقع پر آیت حجاب نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنے دس سالہ پرانے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اسی وقت گھر میں داخل ہونے سے روک دیا اور دروازے پر پردہ لٹکا دیا۔ (بخاری)

ظاہر ہے دروازے پر پردہ لٹکانے کا مقصد چہرہ سمیت سارے جسم کو اجنبیوں سے چھپانا ہے۔

⑤ ایک عورت نے پردے کے پیچھے کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ ﷺ نے پوچھا ”عورت کا ہاتھ ہے یا مرد کا؟“ اس نے عرض کیا ”عورت

کا“ آپ ﷺ نے فرمایا ”عورت کا ہاتھ ہے تو کم از کم مہندی سے ہاتھ رنگ لئے ہوتے۔“ (ابوداؤد)

اگر چہرہ کا پردہ مطلوب نہیں تو پھر مرد اور عورت میں فرق کرنے کیلئے ہاتھوں پر مہندی لگانے کی تعلیم دینے کی کیا ضرورت تھی؟ آپ ﷺ فرما دیتے سامنے آ کر بات کرو۔

⑥ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے رضاعی چچا (افلح) سے پردہ نہیں کرتی تھیں حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت افلح رضی اللہ عنہ کو گھر سے باہر ہی روک دیا اندر آنے کی اجازت نہ دی، لیکن بعد میں جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ یہ آپ کے چچا ہیں ان سے پردہ نہیں تب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی۔ (بخاری و مسلم)

⑦ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے کلی کا پانی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا کہ پی لیں اور چہرے پر مل لیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پردے کے پیچھے سے دیکھ رہی تھیں کہنے لگیں ”اس متبرک پانی سے اپنی ماں کے لئے بھی کچھ چھوڑنا۔“ (بخاری)

⑧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”میں نے ایک لڑکی سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو اسے دیکھنے کیلئے چھپ گیا اور اسے دیکھنے کے بعد نکاح کی طرف راغب ہو گیا اور اس سے شادی کر لی۔“ (صحیح الجامع حدیث نمبر 506) عورت کو دیکھنے کیلئے صحابی کا چھپنا واضح کر رہا ہے کہ تمام صحابیات چہرہ کا پردہ کیا کرتی تھیں۔

⑨ حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا اپنے شہید بیٹے کے بارے میں رسول اکرم ﷺ سے خبر

دریافت کرنے حاضر ہوئیں تو اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے تھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھ کر کہا "اس المناک صورت حال میں بھی یہ عورت نقاب اوڑھے ہوئے ہے۔" حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا نے جواب دیا "مجھ پر بیٹے کے قتل ہونے کی مصیبت آئی ہے میری شرم وحیا پر مصیبت نہیں آئی۔" (ابوداؤد)

مذکورہ بالا تمام احادیث اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ ازواج مطہرات سمیت تمام صحابیات حجاب کا سختی سے اہتمام فرماتی تھیں حتی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پردہ کیا کرتی تھیں اگر پردہ مستحب ہی تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پردہ کا کیا مطلب؟

پردہ سے متعلق چند فتاویٰ:

کتاب وسنت کے مذکورہ بالا دلائل اور عہد نبوی میں صحابیات کے تعامل کو پیش نظر رکھتے ہوئے اہل علم نے چہرے کے پردہ کو واجب قرار دیا ہے۔ ائمہ کرام رحمہم اللہ اور مفتیان عظام کے چند فتاویٰ پیش خدمت ہیں:

① ائمہ اربعہ میں سے امام مالک رحمہ اللہ، امام شافعی رحمہ اللہ، اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تینوں نے چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنے کی مطلقاً اجازت نہیں دی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فتنہ کا خوف نہ ہونے کی شرط کے ساتھ چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنے کی اجازت دی ہے چونکہ عادۃً یہ شرط مفقود ہے، لہٰذا فقہاء حنفیہ نے بھی غیر محرموں کے سامنے چہرہ اور ہتھیلیاں کھولنے کی اجازت نہیں دی۔ (معارف القرآن از مفتی محمد شفیع جلد ہفتم صفحہ 217)

② امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں "جلباب کے معنی دوہری چادر کے ہیں جو سر

سمیت پورے بدن کو ڈھانپ لے ابوعبیدہ کے بقول عورت یہ چادر اس طرح اوڑھے کہ آنکھ کے سوا جسم کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو۔" (مجموع فتاویٰ از شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ، جلد نمبر 22 صفحہ 110، 111)

③ "شرعی حجاب یہ ہے کہ چہرہ، سر کے بال اور تمام جسم ڈھانپے ہوئے ہوں کیونکہ عورت تمام کی تمام پردہ ہے اور باعث فتنہ ہے۔" (شیخ الاسلام علامہ عبدالعزیز بن بازؒ۔ فتاوی برائے خواتین مطبوعہ دارالسلام الریاض صفحہ 254)

④ "شرعی حجاب کا مطلب ہے عورت کے لئے تمام واجب الستر اعضائے بدن کا ڈھانپنا۔ ان اعضاء میں سے سب سے مقدم اور اولیٰ چہرے کا پردہ ہے اس لئے کہ چہرہ فتنہ رغبت کا محل ہے لہٰذا عورتوں پر اجنبی لوگوں سے چہرہ کا پردہ کرنا واجب ہے۔" (شیخ محمد بن صالح عثیمینؒ فتاوی برائے خواتین صفحہ 279)

⑤ "عورت ملک کے اندر یا باہر کسی بھی جگہ اجنبی لوگوں کے سامنے چہرہ ننگا نہیں کر سکتی۔" (شیخ ابن جبرین فتاوی برائے خواتین صفحہ 279)

⑥ "نامحرم لوگوں کے سامنے عورت کا اپنے چہرے کو چھپانا بھی ضروری ہے اس کے وجوب پر سنت میں متعدد دلائل موجود ہیں۔" (ڈاکٹر صالح بن فوزان خواتین کے مخصوص مسائل مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور صفحہ 47)

⑦ "عورت کا چہرہ پردہ میں شامل ہے۔" (فتاوی ثنائیہ مدنیہ از شیخ الحدیث حافظ ثناءاللہ مدنی جلد اول صفحہ 821)

⑧ "راجح مذہب یہ ہے کہ عورت کو ہر صورت میں اپنا چہرہ غیر محرم سے چھپانا چاہئے خواہ گھر کے اندر ہو یا باہر کیونکہ ساری خوبصورتی یا بدصورتی چہرے میں ہوتی ہے اس کے مقابلہ میں باقی اعضاء کی خوبصورتی یا بدصورتی کالعدم ہے۔" (فتاوی

اہلحدیث از مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی جلد دوم صفحہ 491)

پردے کو مستحب قرار دینے والے دلائل کا جائزہ:

آخر میں ہم ان دلائل کا جائزہ لینا بھی ضروری سمجھتے ہیں جن سے بعض اہل علم نے چہرہ کا پردہ نہ کرنے کا جواز ثابت کیا ہے۔ وہ دلائل درج ذیل ہیں:

① حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ایک خاتون کچھ پوچھنے کیلئے خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے عورت کی طرف دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

اس واقعہ سے استدلال یہ ہے کہ اگر چہرے کا پردہ واجب ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کا چہرہ پھیرنے کے بجائے عورت کو پردہ کرنے کا حکم دیتے، لیکن یہ استدلال اس لئے درست نہیں کہ یہ واقعہ مزدلفہ سے منیٰ کے راستے میں پیش آیا تھا۔ (ملاحظہ ہو توجیہات حول التبرج والسفور از شیخ محمد بن صالح العثیمین ؒ) چونکہ اس وقت وہ خاتون احرام میں تھیں لہٰذا اسے پردہ کا حکم دینا ممکن نہیں تھا۔

② حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ''عورتو! صدقہ کیا کرو میں نے جہنم میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا ہے۔'' عورتوں میں سے ایک سرخی مائل سیاہ رنگ کے رخسار والی ادنیٰ درجہ کی عورت نے سوال کیا ''کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''تم خاوند کی ناشکری کرتی ہو اور لعنت زیادہ کرتی ہو۔'' (مسلم)

استدلال یہ ہے کہ سوال کرنے والی عورت بے حجاب تھی لہٰذا چہرہ کا پردہ واجب

نہیں یہ جواز درج ذیل وجوہات کی بنا پر درست نہیں:

① سوال کرنے والی عورت ادنیٰ درجہ کی خاتون یعنی لونڈی تھی اور لونڈی چہرہ کے پردہ سے مستثنیٰ ہے۔ ② حدیث میں یہ بھی وضاحت نہیں کہ وہ خاتون جوان تھی یا بوڑھی۔ بوڑھی خاتون بھی پردہ سے مستثنیٰ ہے۔ ③ حجاب کا حکم 5 ہجری میں نازل ہوا کسی حدیث میں اس بات کا تعین نہیں کہ یہ واقعہ 5 ہجری سے پہلے کا ہے یا بعد کا؟ لہٰذا اس واقعہ سے چہرہ کا پردہ نہ کرنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

④ ایک خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی ''میں اپنی جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کرنا چاہتی ہوں۔'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر نیچی فرمالی۔ جب اس عورت نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ نہیں تو وہ بیٹھ گئی۔ (بخاری)

استدلال یہ ہے کہ اگر چہرہ کا پردہ واجب ہوتا تو وہ خاتون بے حجاب کیوں آتیں؟ وجہ ظاہر ہے کہ نکاح سے قبل خاتون کو دیکھنا مستحب ہے اور وہ خاتون تو حاضر ہی اس مقصد کے لئے ہوئی تھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ لیں پھر وہ حجاب کر کے کیوں آتیں؟ لہٰذا یہ دلیل بھی وجہ جواز نہیں بن سکتی۔

⑤ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز اس حالت میں ادا کرتیں کہ ہمارے سر چادروں سے ڈھکے ہوتے پھر جب ہم نماز پڑھ کر گھروں کو واپس لوٹتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔ (بخاری)

استدلال یہ ہے کہ چونکہ عورت چہرے سے ہی پہچانی جاتی ہے اس لئے اگر روشنی ہوتی تو پہچان لی جاتیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چہرہ کا پردہ نہیں کرتی تھیں۔ یہ دلیل اس لئے درست نہیں کہ اندھیرے کی وجہ سے صحابیات رضی اللہ عنہن کو پردہ کرنے کی

ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔نماز کے بعد اگر صحابیات رضی اللہ عنہن اتنی روشنی میں واپس پلٹتیں جس میں وہ پہچانی جاتیں،تو شریعت کے حکم کے مطابق وہ ضرور پردہ کرتیں۔

⑥ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے ایک دلیل یہ بھی دی جاتی ہے کہ انہوں نے ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ ترجمہ: ”مومن عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر جو از خود ظاہر ہو جائے۔“ (سورة النور آیت 31) کی تفسیر میں یہ فرمایا ہے کہ از خود ظاہر ہونے والی چیزوں میں چہرہ، ہتھیلیاں اور انگوٹھی شامل ہیں۔(ابن کثیر)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا تفسیر اس لئے دلیل نہیں بن سکتی کہ سورة الأحزاب کی آیت ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ﴾ کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہی یہ فرمایا ہے کہ ”مومن عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کیلئے اپنے گھروں سے نکلیں تو سر کے اوپر اپنی چادریں لٹکا کر اپنے چہروں کو ڈھانپ لیں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔“ (ابن کثیر)

چونکہ سورة النور پہلے نازل ہوئی تھی اور سورة الأحزاب بعد میں نازل ہوئی، لہٰذا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا دوسرا قول ناسخ سمجھا جائے گا اور پہلا قول منسوخ سمجھا جائے گا۔(ملاحظہ ہو مجموع فتاویٰ، از امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، جلد 22، صفحہ 114)

یہ ہیں وہ دلائل جن کی بنا پر بعض اہل علم نے چہرے کے پردے کو واجب کے بجائے مستحب قرار دیا ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ چہرے کے پردے کو مستحب قرار دینے کے مقابلے میں واجب قرار دینے کے دلائل اس قدر قوی ہیں کہ کتاب وسنت کا معمولی سا علم رکھنے والا شخص بھی پردہ کو مستحب قرار دینے کے دلائل سے مطمئن نہیں ہو پاتا۔پس حاصل کلام یہ ہے کہ چہرے کا پردہ واجب ہے اور پردہ نہ کرنے والی خاتون

گناہ کی مرتکب ہوتی ہے۔

ضروری وضاحت:

یہ بات قابل وضاحت ہے کہ جن واجب الاحترام علماء کرام نے چہرہ کا پردہ نہ کرنے کی اجازت دی ہے انہوں نے بھی غیر مشروط اجازت ہرگز نہیں دی مثلاً:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے چہرہ اور ہتھیلیوں کو پردہ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے صرف اس شرط کے ساتھ کہ فتنے کا ڈر نہ ہو۔(ملاحظہ ہو معارف القرآن جلد 7 صفحہ 217)

اسی طرح شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے بھی چہرہ اور ہاتھوں کو اس شرط کے ساتھ پردے سے مستثنیٰ قرار دیا ہے کہ چہرے اور ہاتھوں پر زینت کی کوئی چیز نہ ہو۔ (ملاحظہ ہو حجاب المرأة المسلمة صفحہ 53)

طویل عرصہ تک برمنگھم میں مقیم شیخ محمود احمد میرپوری رحمہ اللہ نے بھی چہرہ اور ہاتھوں کو پردہ سے خاص ضرورت کے تحت اس شرط کے ساتھ مستثنیٰ قرار دیا ہے کہ فتنے کا ڈر نہ ہو۔(ملاحظہ ہو فتاویٰ صراط مستقیم صفحہ 460 مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور)

مسلمان عورت کو اپنی عصمت وعفت محفوظ رکھنے کے لئے آجکل کے معاشرے میں فتنے درپیش ہیں یا نہیں؟ اس کا جواب مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر معارف القرآن میں دیا ہے جسے ہم یہاں من وعن نقل کر رہے ہیں۔

”پردے کے احکام جن عورتوں اور مردوں کو دیئے گئے ہیں ان میں عورتیں تو ازواج مطہرات ہیں جن کے دلوں کو پاک وصاف رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ لیا ہے۔جس کا ذکر اس سے پہلی آیت ﴿لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ میں مفصل آ چکا ہے دوسری طرف جو مرد مخاطب ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم ہیں جن میں سے بہت سے حضرات کا مقام فرشتوں سے بھی آگے ہے لیکن ان سب امور کے ہوتے ہوئے ان کی طہارت قلب اور نفسانی وساوس سے بچنے کے لئے ضروری سمجھا گیا کہ مرد عورت کے درمیان پردہ کردیا جائے آج کون ہے جو اپنے نفس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نفوس پاک سے اور اپنی عورتوں کے نفوس کو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے نفوس سے زیادہ پاک ہونے کا دعویٰ کرسکے اور یہ کہے کہ ہمارا اختلاط عورتوں کے ساتھ کسی خرابی کا موجب نہیں ہے؟" (معارف القرآن جلد ہفتم صفحہ 200)

حقیقت یہ ہے کہ چہرہ کا پردہ نہ کرنا بذات خود ایک ایسا فتنہ ہے کہ اس فتنے کا دروازہ کھلتے ہی فحاشی، بے حیائی اور عریانی کے ہزاروں فتنے از خود پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں جن کا تدارک کرنا کسی صورت ممکن نہیں رہتا لہٰذا ہر مومنہ کو گھر سے باہر ہر صورت میں چہرہ کا پردہ کرنا چاہئے اسی میں ہماری دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔

اَللّٰهُمَّ أَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ وَأَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ.

حجاب کے بارے میں ایک نومسلمہ کے تاثرات:

یہ حقیقت کسی المیہ سے کم نہیں کہ بہت سی غیر مسلم خواتین اسلام کے نظام عصمت و عفت، جس کی بنیاد حجاب ہے، سے متاثر ہوکر دائرہ اسلام میں داخل ہورہی ہیں جبکہ خاندانی مسلم خواتین حجاب کو مستحب قرار دے کر اس سے اپنی جان چھڑانا چاہتی ہیں۔ ایسی خواتین کے لئے جاپانی نومسلمہ خاتون "خولہ لکاتا" کے حجاب کے بارے میں تاثرات بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ ممکن ہے علمی دلائل کے ساتھ ساتھ حجاب کی عملی افادیت روشن خیال حضرات کو اپنے موقف پر نظر ثانی کے لئے آمادہ کردے۔ اسی امید پر محترمہ خولہ لکاتا کے تاثرات کو ان صفحات کی زینت بنایا جارہا ہے۔ خولہ کہتی ہیں:

"قبول اسلام سے قبل میں چست پینٹ اور منی اسکرٹ پہنتی تھی لیکن اب میری لمبی پوشاک نے مجھے مسرور کردیا۔ مجھے یوں لگا جیسے میں ایک شہزادی ہوں، پہلی مرتبہ میں نے حجاب پہننے کے بعد اپنے آپ کو پاکیزہ اور محفوظ سمجھا، مجھے احساس ہوا کہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے زیادہ قریب ہوگئی ہوں، میرا حجاب صرف اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی نہیں تھا بلکہ میرے عقیدے کا برملا اظہار بھی تھا۔ حجاب پہننے والی مسلمان عورت جم غفیر میں بھی قابل شناخت ہوتی ہے (کہ وہ مسلمان ہے) جبکہ غیر مسلم کا عقیدہ صرف الفاظ کے ذریعے ہی معلوم ہوسکتا ہے۔"

"منی اسکرٹ کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ کو میری ضرورت ہے تو مجھے لے جا سکتے ہیں، حجاب صاف طور پر بتاتا ہے کہ میں آپ کے لئے ممنوع ہوں۔"

"موسم گرما میں ہر شخص گرمی محسوس کرتا ہے لیکن میں نے حجاب کو اپنے سر اور گردن پر براہ راست پڑنے والی سورج کی کرنوں سے بچنے کا موثر ذریعہ پایا۔"

"پہلے پہلے مجھے حیرت ہوتی تھی کہ مسلم بہنیں برقع کے اندر کیسے آسانی سے سانس لے لیتی ہیں، اس کا انحصار عادت پر ہے جب عورت اس کی عادی ہوجاتی ہے تو کوئی دقت نہیں رہتی۔ پہلی بار میں نے نقاب لگایا تو مجھے بڑا اچھا لگا، انتہائی حیرت انگیز، ایسا محسوس ہوا گویا میں ایک اہم شخصیت ہوں مجھے ایک ایسے شاہکار کی مالکہ ہونے کا احساس ہوا جو اپنی پوشیدہ مسرتوں سے لطف اندوز ہو میرے پاس ایک خزانہ تھا جس کے بارے میں کسی دوسرے کو معلوم نہ تھا، ایسا خزانہ جسے اجنبیوں کو دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔"

"جب میں نے سردیوں کا برقع بنایا تو اس میں آنکھوں کا باریک نقاب بھی شامل کرلیا اب میرا پردہ مکمل تھا۔ اس سے مجھے یک گونہ آرام ملا اب مجھے بھیڑ میں کوئی

پریشانی نہ تھی۔ مجھے محسوس ہوا کہ میں مردوں کے لئے غیر مرئی ہوگئی ہوں۔ آنکھوں کے پردے سے قبل مجھے اس وقت بڑی پریشانی ہوتی تھی جب اتفاقیہ طور پر میری نظریں کسی مرد کی نظروں سے ٹکراتی تھیں۔ اس نئے نقاب نے سیاہ عینک کی طرح مجھے اجنبیوں کی گھورتی نگاہوں سے محفوظ کر دیا۔“

آخری گذارش:

حجاب کے حوالے سے شرعی احکام اور ایک نومسلمہ کے تاثرات بیان کرنے کے بعد ہم اہل ایمان کی توجہ اس بات کی طرف دلانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ آج کفار اور مشرکین بے حیائی، فحاشی اور عریانی پر مبنی اپنی گندی اور غلیظ تہذیب زبردستی ہر جگہ مسلمانوں پر مسلط کرنا چاہتے ہیں تا کہ مسلمان ممالک میں بھی خاندانی نظام اسی طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے جس طرح ان کے اپنے ممالک میں تباہ ہو چکا ہے۔ اپنے ان مذموم مقاصد کے حصول کے لئے کفار نے بڑی عیاری و مکاری سے ”روشن خیالی“ اور ”اعتدال پسندی“ کے نام پر مسلم ممالک میں بے دین اور ملحد لوگوں کا ایک ایسا گروہ پیدا کر لیا ہے جو ان کے عزائم کی راہ ہموار کرنے میں ان کا ممد اور معاون ہے۔ اہل ایمان کو پوری قوت کے ساتھ اس ”روشن خیالی“ اور ”اعتدال پسندی“ کی مزاحمت کرنی چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ شریعت اسلامیہ کے احکام پر پوری یکسوئی اور مضبوطی سے عمل پیرا رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مرتے دم تک ایمان پر ثابت قدم رکھے۔ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِنُوْرِ الْاِيْمَانِ وَ ثَبِّتْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ. آمین!

وصلى الله على نبينا محمد واله و صحبه اجمعين.